السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر قرآن مجید سننا فرض ہے توامام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کیوں پڑھی جاتی ہے، نیز یہ بتائیں کہ اگر صبح کی جماعت کھڑی ہوتو کیا صبح کی سنتیں ایک طرف کھڑے ہوکر پڑھی جاسکتی ہیں جہاں امام کی قراء ت نہ سنی جاتی ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

[جس ذات اقدس نے قرآن پاک خاموشی سے سننا فرض قرار دیا ہے، اسی ذات باری تعالیٰ نےاپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے یہ حکم دیا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔ [صحیح بخاری، الاذان : ۷۵۶

دوران جماعت جب امام بآواز بلند قراء ت کررہا ہو تب بھی یہی حکم ہے، جیساکہ ایک دوسری حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ’’جب میں اونچی آواز سے قراء ت کروں تو (میرے پیچھے) سورۂ فاتحہ کے علاوہ اورکچھ نہ پڑھا کرو۔‘‘ [دار قطنی، ص : ۳۱۹، ج ۱

جو حضرات امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں آخروہ بھی امام کی قراء ت کے دوران کچھ پڑھنے کی گنجائش نکال لیتے ہیں جیساکہ بوقت قراء ت جماعت میں شامل ہونے والے کے لئے تکبیر تحریمہ اوردعا استفتاح، یعنی ’’سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمدِکَ‘‘ پڑھنے کا جواز ان کے ہاں بھی مسلّم ہے۔ اس بنا پر امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا اس ’’انصاف‘‘ کے خلاف نہیں ہے جس کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا ہے اورنہ ہی حدیث میں اورقرآن پاک میں کوئی تضاد ہے، لہٰذا ہمیں قرآن کا سہارا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنا ایمان کے منافی ہے۔ باقی رہا مسئلہ کہ جب صبح کی نماز کھڑی ہوتو ایک طرف کھڑے ہوکر صبح کی سنتیں ادا کرنا تو یہ بھی حدیث کے خلاف ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ’’جب فرض نماز کےلیے اقامت ہوجائے تو اس وقت فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی۔‘‘ [صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین : ۱۶۴۴]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب فرض نماز کی ادائیگی کے لئے تکبیر کہہ دی جائے تو اس وقت سنت ادا کرنا جائز نہیں ہے، اس حکم میں صبح کی سنتیں بھی شامل ہیں، اس لئے مسجد کے کونے یا ستون کے پیچھے یا مسجد کے باہر دروازے کے پاس کسی جگہ پر انہیں ادا کرنا درست نہیں، بلکہ جماعت میں شامل ہوکر فراغت کے بعد فوت شدہ سنتوں کو ادا کیا جائے اس کا جواز احادیث سے ملتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوران جماعت سنتیں پڑھنے والوں کو سزا دیا کرتے تھے، جیساکہ محدثین کرام نے وضاحت کی ہے۔ (معالم السنن، ص : ۷۷، ج ۲) (واللہ اعلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:132